وَاعِظُ الجُمُعَہ
مُعاشرتی برائیوں کا سدِّباب
پیشکش
ادارہ اہل سنت کراچی
مدیر
مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی
معاونین
مولانا عبد الرزاق ہنگورہ نقشبندی
مولانا محمد کاشف محمود ہاشمی
www.facebook.com/darahlesunnat

واعظ الجمعہ

مُعاشرتی برائیوں کا سدِّباب

مدیر

مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مولانا عبد الرزاق ہنگورہ نقشبندی

مولانا محمد کاشف محمود ہاشمی

مُعاشرتی برائیوں کا سدِّ باب

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ وَالسّلامُ عَلى خاتم الأنبياءِ وَالمرسَلين، وعلى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجمَعِيْن، وَمَن تَبِعَهُم بِإحْسَانٍ إِلى يَوْمِ الدِّين، أَمّا بَعد: فَأَعُوذُ بِالله مِنَ الشّيطانِ الرَّجِيْم، بِسْمِ الله الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم.

حضور پُر نور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّٰھُمَّ صلِّ وسلِّمْ وبارِكْ علَى سيِّدِنَا ومولانا وحبيبِنا مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

عزیزانِ محترم! کسی بھی معاشرہ سے جب تک برائیوں کو خاتمہ نہ ہو جائے، وہ معاشرہ ترقی وکامیابی نہیں پا سکتا، اس میں سدھار پیدا نہیں ہوسکتا۔ معاشرتی برائیاں لوگوں کو آہستہ آہستہ دیمک کی طرح چاٹ کر کھوکھلا کر دیتی ہیں، بظاہر خوبصورت اور خوب سیرت نظر آنے والے انسان، جانوروں سے بھی بدتر ہوجاتے ہیں، لہٰذا ایسے افراد پر مشتمل معاشرہ اچھائیوں اور خوبیوں سے عاری ہو کر، وحشی درندوں کی طرح اپنے گرد وپیش کے دیگر افراد اور قوم وملت وتباہ وبرباد کرکے رکھ دیتا ہے۔ یہاں انہی معاشرتی برائیوں میں سے چند کا ذکر، اور ان کے ازالہ کے اسباب بیان کیے جاتے ہیں۔

ظلم اور اس کا انجام

برادرانِ اسلام! دُنیا بھر میں جب جب کسی معاشرہ میں بھی ظلم و ستم، اور جبر و استبداد کا رویہ اختیار کیا گیا، اور طاقت کے نشے میں اس حقیقت کو فراموش کیا گیا، کہ اللہ رب العالمین اس کائنات کا خالق ومالک ہے، جو ظلم وستم اور زیادتی کرنے والوں کو کسی طور پر پسند نہیں فرماتا، اور وہ جب چاہے ظالموں کو آنِ واحد میں اپنے غضب سے نشانۂ عبرت بنا سکتا ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ جب کبھی ایسا ہوا، بڑے دردناک اور بھیانک نتائج دیکھنے کو ملے۔

قومِ نوح، قومِ ابراہیم، اصحابِ مدین اور عاد وثمود کی سرکشی، اور ان کے عبرت ناک انجام کو خود اللہ رب العالمین نے قرآنِ پاک میں بیان فرمایا: ﴿اَلَمْ یَاْتِهِمْ نَبَاُ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ ۬ وَقَوْمِ اِبْرٰهِیْمَ وَاَصْحٰبِ مَدْیَنَ وَالْمُؤْتَفِكٰتِ ؕ اَتَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ ۚ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِیَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ﴾[1] "کیا انہیں اپنوں سے اگلوں کی خبر نہ آئی؟! نوح کی قوم اور عاد اور ثمود، اور ابراہیم کی قوم اور مدین والے اور وہ بستیاں جو الٹ دی گئیں، ان کے پاس، ان کے رسول روشن دلیلیں لائے تھے، تو اللہ کی شان نہ تھی کہ ان پر ظلم کرتا، بلکہ وہ خود ہی اپنی جانوں پر ظالم تھے"۔

---

(۱) پ۱۰، التوبة: ۷۰.

حضرت سیّدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «إِنَّ اللهَ لَيُمْلِي لِلظَّالِمِ حَتَّى إِذَا أَخَذَهُ لَمْ يُفْلِتْه» "اللہ تعالیٰ ظالم کو ڈھیل دیے رہتا ہے، یہاں تک کہ جب وہ پکڑتا ہے تو وہ (ظالم) بچ کر نکل نہیں پاتا"۔ اس کے بعد نبیٔ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ آیتِ کریمہ تلاوت فرمائی:

﴿وَ كَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَاۤ اَخَذَ الْقُرٰى وَ هِیَ ظَالِمَةٌ ؕ اِنَّ اَخْذَهٗۤ اَلِیْمٌ شَدِیْدٌ﴾[1]

"ایسے ہی تیرے پروردگار کی گرفت ہے، جب وہ ظالم بستی والوں کو گرفت میں لیتا ہے، یقیناً اس کی گرفت سخت دردناک ہے"۔

حرص ولالچ

حضراتِ گرامی قدر! انسان اگرچہ بوڑھا ہو جائے، مگر اس کی دنیاوی طمع ولالچ میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے، حضرت سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، سرکارِ ابدِ قرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «يَهْرَمُ ابْنُ آدَمَ وَتَشِبُّ مِنْهُ اثْنَتَانِ: (١) الْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ، (٢) وَالْحِرْصُ عَلَى الْعُمُرِ»[2] "آدمی بوڑھا ہو جاتا ہے، مگر اس میں دو۲ چیزیں ہمیشہ جَوان رہتی ہیں: (ا) مال کی لالچ، (۲) اور طویل عمر کی تمنّا"۔

---

(١) پ١٢، هود: ١٠٢. و"صحيح البخاري" ر: ٤٦٨٦، صـ٨٠٧.

(٢) "صحيح مسلم" بابُ كَرَاهَةِ الْحِرْصِ ...، ر: ٢٤١٢، صـ٤٢١.

جب ہمیں معلوم ہے کہ حرص ولالچ ہلاکت وگمراہی کا سبب ہیں، تو ہر صورت ہمیں قناعت اختیار کرنی چاہیے، اور اللہ تعالیٰ کی عطا پر ہر حال میں راضی رہنا چاہیے، اسی میں ہماری کامیابی، معاشرہ کی فلاح و کامرانی، دنیا وآخرت کا سکون، اللہ ورسول کی خوشنودی اور دخولِ جنّت کا راز پوشیدہ ہے۔

حرص ولالچ کا علاج

میرے بزرگو ودوستو! اس معاشرتی مرض کا علاج صبر وقناعت ہے، یعنی جو کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندے کو مل جائے، اس پر راضی رہ کر اللہ تعالیٰ کا شکر بجالائے، اور اس عقیدہ پر جم جائے کہ انسان جب ماں کے پیٹ میں تھا، اسی وقت فرشتہ رب تعالیٰ کے حکم سے انسان کے بارے میں چار ۴ چیزیں لکھ دیتا ہے: اس کی (۱) عمر، (۲) روزی، (۳) اس کی نیک بختی (۴) یا بدنصیبی۔ یہی انسان کا نوشتہ تقدیر ہے۔

لہٰذا اسے وہی ملے گا جو تقدیر میں لکھ دیا گیا ہے، اس کے بعد یہ یقین جان کر اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی عطا پر راضی ہو جائیں، اور یہ کہہ کر لالچ کے قلعے کو ڈھا دیں، کہ جو میری تقدیر میں تھا وہ مجھے ملا، اور جو میری تقدیر میں ہوگا وہ آئندہ ملے گا، اور اگر کسی کمی کے سبب دل بے چین ہو، اور نفس اِدھر اُدھر لپکنے لگے، تو صبر کی طاقت کے ذریعے نفسِ شریر کی لگام کھینچ لیں، اس طرح رفتہ رفتہ قلب میں قناعت کا نور چمک اٹھے گا، اور حرص ولالچ کا میلا بادل چھٹتا چلا جائے گا، ان شاء اللہ!۔

مرضِ حسد

رفیقانِ گرامی قدر! معاشرتی برائیوں میں سے ایک حسد بھی ہے، جو کسی بھی معاشرہ کی سلامتی کے لیے انتہائی خطرناک ہے، حاسد شخص دوسرے کی نعمت کے زَوال کی تمنّا کرتا ہے، دوسروں کے پاس موجود نعمتوں سے جلتا ہے۔ حسد کے انہی خطرات ومضرّات کے سبب ہمیں اللہ تعالی نے حکم فرمایا، کہ ہم حاسد کے شر سے حفاظتی تدبیر کریں، اس سے اللہ کی پناہ مانگیں، ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ﴾[1] "(آپ فرما دیجیے! کہ میں رب تعالیٰ کی پناہ لیتا ہوں) حاسِد کے شرّ سے جب وہ مجھ سے جَلے"۔

بعض لوگ ایسے تنگ دل ہوتے ہیں، کہ دوسروں کی بھلائی اور بہتری کو اچھی نظر سے نہیں دیکھ سکتے، خاص طور پر اپنے رشتہ داروں، عزیزوں، دوستوں اور ہم پیشہ اَفراد کو، جب اچھی اور آسودہ حالت میں دیکھتے ہیں، تو ان کے سینوں میں حسد کی آگ بھڑک اُٹھتی ہے، وہ یہ چاہتے ہیں کہ خوشحال لوگوں کی نعمتیں اور آسودگی ان سے چِھن کر ہمیں مل جائے۔

میرے عزیز دوستو! حسد ایک بدترین جرم ہے، اس سے ہر مسلمان کو بچنا بے حد ضروری ہے، حسد ایک ایسی برائی ہے، جو کبھی کسی امّت کے لیے جائز نہیں

---

(۱) پ۳۰، الفلق: ۵.

رہی، جب بھی کوئی قوم اس برائی میں مبتلا ہوئی وہ ہلاکت میں پڑ گئی۔ نیز حسد ایمان کے بھی مُنافی ہے، مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ نے فرمایا: «لَا يَجْتَمِعُ فِي جَوْفِ عَبْدٍ الْإِيْمَانُ وَالْحَسَدُ»[1] "کسی بندہ کے سینے میں ایمان اور حسد جمع نہیں ہو سکتے"۔ کسی مُعاشرے کے اَفراد کا آپس میں حسد نہ کرنا، اُس مُعاشرے کی بھلائی کی علامت ہے، اور مسلمان کے سچے ایمان کی دلیل ہے۔

غُرور و تکبّر

برادرانِ ملّتِ اسلامیہ! تکبر ایک بُری رَوِش اور معاشرہ کی برائیوں میں سے ایک ہے، جس کا اثر عملاً ظُہور میں آتا رہتا ہے، تکبر یہ ہے کہ انسان خود کو دوسروں سے بہتر وفائق سمجھے، اپنے کاموں کو دوسروں سے اچھا اور اونچا جانے، کہ میں نے جیسا کام کیا ویسا کسی کا نہیں وغیرہ وغیرہ۔ اور اسی خیال سے اُس کے دل میں غُرور پیدا ہوتا ہے، اسی بنا پر شیطان کو مَردود قرار دیا گیا، ربِ کریم ارشاد فرماتا ہے: ﴿فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُوْنُ لَكَ اَنْ تَتَكَبَّرَ فِيْهَا فَاخْرُجْ اِنَّكَ مِنَ الصّٰغِرِيْنَ﴾[2] "تُو یہاں سے اُتر جا! تجھے یہ حق حاصل نہیں کہ یہاں رہ کر غرور کرے، نکل! تُو ذلّت

(١) "صحيح ابن حِبّان" باب فضل الجهاد، ر: ٤٥٨٧، صـ٧٩٩.

(٢) پ٨، الأعراف: ١٣.

والوں میں سے ہے "کہ انسان تیری مذمّت کرے گا، اور ہر زبان تجھ پر لعنت کرے گی، اور یہی تکبّر والے کا انجام ہے"[1]۔

تکبر کا ایک علاج

محترم حضرات! حضرت سیِّدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، نبئ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: «الْبَادِئُ بِالسَّلَامِ بَرِيءٌ مِنَ الْكِبْرِ»[2] "سلام میں پہل کرنے والا تکبر سے دُور ہو جاتا ہے"۔ یعنی جو شخص مسلمانوں کو سلام کر لیا کرے، وہ ان شاء اللہ متکبر نہ ہوگا، اس کے دل میں عجز و نیاز ہوگا[3]۔

بدگمانی اور اس کا حکم

عزیزانِ محترم! ظن کے معنیٰ گمان کرنے کے ہیں، سُوئے ظن یعنی بدگمانی وغلط سوچ رکھنا۔ بُرا گمان کبھی اپنے متعلق، کبھی دوسروں سے متعلق، اور کبھی اللہ تعالیٰ سے متعلق بھی ہوتا ہے۔ بدگمانی دِینی خرابی کا بھی باعث ہے، بدگمانی میں گرفتار شخص شیطان کے دامِ فریب میں پھنسا رہتا ہے، حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی کرتا ہے، دوسروں کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے، اپنے آپ کو دوسروں سے بہتر سمجھتا ہے۔ الغرض بدگمانی سے عدمِ اعتماد کی فِضا پیدا ہوتی ہے، نفرتیں پھیلتی ہیں، برائیوں میں

---

(۱) "خزائن العرفان فی تفسیر القرآن" پ۸، الاعراف، زیرِ آیت: ۱۳، صـ۲۷۲۔

(۲) "شعب الإيمان" ٦١- باب في مقاربة ...إلخ، ر: ٨٧٨٦، ٦/ ٢٩٣٤.

(۳) "مرآۃ المناجیح" اچھی باتوں کا بیان، سلام کا باب، تیسری فصل، زیرِ حدیث: ۴۶۶۲، ۲۸۰/۶۔

اضافہ ہوتا ہے، گمراہیاں جنم لیتی ہیں، اور باہَمی تعلقات بھی بہت متاثر ہوتے ہیں۔ بدگمانی سے بچنا اہلِ ایمان وصالحین کا طریقہ ہے، خالقِ کائنات جَلَّ جَلَالُہٗ اہلِ ایمان کو بدگمانی سے روکتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے: ﴿ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ٘-اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ ﴾[1] "اے ایمان والو! بہت گمان سے بچو! یقیناً بعض گمان گناہ بھی ہوتے ہیں"۔ اس آیتِ مبارکہ کے تحت مفسرینِ کرام فرماتے ہیں کہ "مسلمان بھائی کے بارے میں بدگمانیاں مت کیا کرو! اس کے کام یا کلام میں اچھا پہلو نکل سکتا ہو، تو اسے خواہ مخواہ بُرے پہلو پر محمول مت کرو! بعض گمان حرام ہیں، جیسے رب تعالیٰ پر بدگمانی کہ "وہ مجھے ہرگز نہیں بخشے گا"، یا مسلمان پر بلاوجہ بدگمانی کرنا"[2]۔

بدگمانی کا علاج

عزیزانِ مَن! بدگمانی کی عادت ختم کرنے کے لیے، بذاتِ خود اُس شخص سے واضح بات پُوچھ لینی چاہیے، جس کے بارے میں بُرا خیال آتا ہو، دوسرے سے متعلق زیادہ سوچنے، اور بلا وجہ رائے قائم کرنے سے گریز کرنا بے حد لازم وضروری ہے، اپنی منفی سوچوں پر قابو رکھنے، بدگمانی دُور کرنے کی کوشش، غلطی پر دوسروں کو مُعاف کردینے، اور دوسروں کو اپنے سے اچھا سمجھنے سے بدگمانی کا قلع قمع ہو جاتا ہے۔ حضرت سیّدنا انَس بن

---

(۱) پ٢٦، الحجرات: ١٢.

(۲) "تفسیر نورالعرفان" صـ۸۲۴، ۸۲۵ بتصرّف۔

مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: «احْتَرِسُوْا مِنَ النَّاسِ بِسُوءِ الظَّنِّ»[1] "لوگوں کے بارے میں بدگمانی سے بچو!"۔

لہٰذا ان تمام برائیوں کے ساتھ ساتھ ہر اس خرابی وبری چیز سے معاشرہ کے ہر فرد کو بچنا، اور جو مبتلا ہیں انہیں اسے خود اپنے اور دوسروں سے، دور کرنے کی بھرپور کوشش کرتے رہنا انتہائی اہم وضروری ہے؛ تاکہ پورا معاشرہ اسلامی اَقدار کا کامل آئینہ دار ہوکر، دوسروں کے ترغیب کا نمونہ اور مثال بن سکے۔

دُعا

اے اللہ! ظلم وستم کرنے سے محفوظ فرما، ہمیں توفیق دے اور اس قابل بنا کہ ہم ظالم کا ہاتھ روک سکیں، مظلوم کی مدد کرسکیں، اے اللہ! ہمیں حسد، غُرور وتکبّر، حرص وطمع اور بدگمانی وغیرہ معاشرتی برائیوں، اور ان کے اثرات سے دنیا وآخرت میں مامون فرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی، بحسن وخوبی انجام دینے کی بھی توفیق عطا فرما، بخل وکنجوسی سے محفوظ فرما، خوشی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

ہمیں ملک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت والفت کو اَور زیادہ فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل پیرا

---

(١) "المعجم الأوسط" بابُ الألف، من اسمه أحمد، ر: ٥٩٨، ١/ ١٨١.

ہونے کی توفیق عطا فرما۔ ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی وچھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو شفایاب کردے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے رب! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ فرما، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم فرما، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کر دے، ہمارے اعمالِ حسَنہ کو قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، ہمارے کشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، ہندوستان کے مسلمانوں کی جان ومال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما۔

الٰہی! تمام مسلمانوں کی جان، مال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، جن مصائب وآلام کا انہیں سامنا ہے، ان سے نَجات عطا فرما۔ ہمارے وطنِ عزیز کو اندرونی وبیرونی خطرات وسازشوں سے محفوظ فرما، ہر قسم کی دہشتگردی، فتنہ وفساد، خونریزی وقتل وغارتگری، لُوٹ مار اور تمام حادثات سے ہم سب کی حفاظت فرما۔ اس مملکتِ خداداد کے نظام کو سنوارنے کے لیے ہمارے حکمرانوں کو دینی وسیاسی فہم وبصیرت عطا فرما کر، اِخلاص کے ساتھ ملک وقوم کی خدمت کی توفیق عطا فرما، دین ووطنِ عزیز کی حفاظت کی خاطر اپنی جانیں قربان کرنے والوں کو غریقِ رحمت فرما، اُن کے درجات بلند فرما، ہمیں اپنی اور اپنے حبیبِ کریم ﷺ کی سچی اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے ارشادات پر عمل کرتے ہوئے، قرآن وسنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دوعالَم ﷺ اور صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سچی مَحبت، اور اِخلاص سے بھرپور اطاعت کی توفیق عطا فرما، ہمیں دنیا وآخرت میں بھلائیاں عطا فرما، پیارے مصطفی کریم ﷺ کی پیاری دعاؤں سے ہمیں وافَر حصّہ عطا فرما، ہمیں اپنا اور اپنے حبیبِ کریم ﷺ کا پسندیدہ بندہ بنا، اے اللہ! تمام مسلمانوں پر اپنی رحمت فرما، سب کی حفاظت فرما، اور ہم سب سے وہ کام لے جس میں تیری رِضا شاملِ حال ہو، تمام عالَمِ اسلام کی خیر فرما، آمین یا ربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّةِ أعيُننا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.